السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جولوگ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا :

وَمَن لَم يَحكُم بِما أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولـٰئِكَ هُمُ الكـٰفِرونَ ٤٤ ... سورة المائدة

وَمَن لَم يَحكُم بِما أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولـٰئِكَ هُمُ الظّـٰلِمونَ ٤٥ ... سورة المائدة

وَمَن لَم يَحكُم بِما أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولـٰئِكَ هُمُ الفـٰسِقونَ ٤٧ ... سورة المائدة

جناب مفتی صاحب ان آیات کی روشنی میں اس بات کی وضاحت فرمادیں کہ ہمارے ملک پاکستان کے جج صاحبان کے فیصلوں کا کیا حکم ہے ۔

انہیں فاضل جج کے لقب سے نوازے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟

© علمائے کرام کا ان لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنا کیسا ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے ملک پاکستان میں جج صاحبان کے جو فیصلے شریعت کے مطابق ہیں وہ قابل تحسین اور جو اس کے خلاف ہیں وہ مردود ہیں شرعاً ان کی کوئی حیثیت نہیں ۔

اگر کوئی جج خلاف شریعت فیصلہ حلال سمجھ کر کرتا ہے بلاشبہ وہ کافر اور ملت اسلامیہ سے خارج ہے اور جو یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ میں حرام کا مرتکب ہوں اور قبیح فعل کر رہا ہوں ایسے جج کا کفر ظلم اور فسق اسے ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا کیونکہ کفر اور ظلم وغیرہ کے درجات ہیں اس سے خروج عن الملة لازم نہیں آتا۔ جملہ تفاصیل صحیح بخاری کی "کتاب الایمان "میں (صحيح البخاري كتاب الايمان باب كفران العشير وكفر دون كفر رقم الباب (٢١) وباب المعاصى من امر الجاهلية ولا يكفر صاحبها بارتكابها الا بالشرك رقم الباب (٢٢) والحديث ''سباب المسلم فسوق وقتاله كفر'' صحيح البخاري (٤٨) اس بنا پر گنہگار جج پر فاضل جج کے اطلاق کا

جواز ہے۔ بخلاف پہلی قسم کے ۔ رہا یہ مسئلہ کہ علماء ان حضرات سے ملاقات کر سکتے ہیں یا نہیں ؟ تو علماء کا مقصد اگر اصلاح ہے تو ان حضرات سے میل ملاقات کا کوئی حرج نہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص253

محدث فتویٰ